السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخاری شریف میں روایت ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (ص 179 جلد نمبر 1، باب الصلوٰة علی الشہید) حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"ولم يغسلوا ولم يصل عليهم"

"اور نہ انھیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز پڑھی گئی"

اس کے بعد دوسری روایت ہے کہ:

"خَرجَ يَومًا فَصَلّى عَلَى أَہلِ أُحدٍ صَلَاتَہ الخ"

(آپ ایک دن نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اُحد پر وہ نماز پڑھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونے والوں پر پڑھتے تھے۔ الخ)

پہلی روایت میں تو واضح طور پر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ حکم دیا ہے۔ لیکن دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اور دعا کی اُحد والوں کے لیے تو کیا اس لفظ ((فصلی) سے نماز جنازہ ثابت ہوتا ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شہیدوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بعد فوراً اسی دن نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور جس روایت مذکورہ میں پڑھنا آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ دوسرے دن یا آٹھ سال کے بعد نماز جنازہ پڑھا تھا لہٰذا اس میں کوئی تعارض نہیں ہے (شہادت، مارچ 2001)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب الجنائز۔صفحہ535

محدث فتویٰ